قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ابو سعید

Online Edition

بدھ 10 فروری 2021ء | 27 جمادی الثانی 1442ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:35

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آخری مسجد اور آخری نبی

حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

فَإِنِّی آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدِی آخِرُ الْمَسَاجِدِ

میں نبیوں میں سے سب سے آخری ہوں اور میری مسجد تمام مساجد میں سے آخری مسجد ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الحج باب فَضْلِ الصَّلَاةِ بِمَسْجِدَیْ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

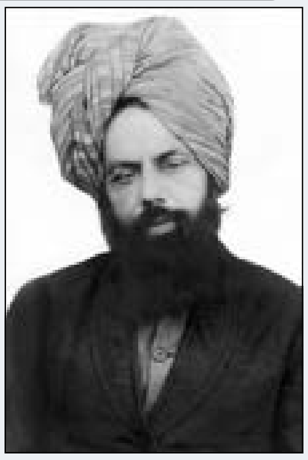

خاتَم النبیین کے حقیقی معنی

’’ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ نبی دیا جو خاتم المومنینؐ، خاتم العارفینؐ اور خاتم النبیینؐ ہے اور اسی طرح پر وہ کتاب اس پر نازل کی جو جامع الکتب اور خاتم الکتب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں اور آپ پر نبوت ختم ہوگئی۔ تو یہ نبوت اس طرح پر ختم نہیں ہوئی جیسے کوئی گلا گھونٹ کر ختم کر دے۔ ایسا ختم قابل فخر نہیں ہوتا۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ طبعی طور پر آپ پر کمالات نبوت ختم ہو گئے۔ یعنی وہ تمام کمالات متفرقہ جو آدمؑ سے لے کر مسیح ابن مریمؑ تک نبیوں کو دیئے گئے تھے کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی، وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع کر دیئے گئے اور اس طرح پر طبعاً آپؐ خاتم النبیین ٹھہرے۔ اور ایسا ہی وہ جمیع تعلیمات، وصایا اور معارف جو مختلف کتابوں میں چلے آتے ہیں وہ قرآن شریف پر آ کر ختم ہو گئے اور قرآن شریف خاتم الکتب ٹھہرا۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 341-342۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

’’وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا...... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مَرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا **وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔** اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور ذکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اُس نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اللّٰھم صل وسلّم وبارك عليه و اٰلِه و اصحابه اجمعين و اٰخر دعوانا ان الحمد للّٰه ربّ العٰلمين۔

(اتمام الحجۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308)

ارشاد باری تعالیٰ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَ لٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا

(الاحزاب 41)

ترجمہ:۔محمد تمہارے (جیسے) مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتَم ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

پاکستان میں سیاستدان بھی اور علماء بھی وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی بہانے سے احمدیوں کے خلاف اپنا غبار نکالتے رہتے ہیں۔ ان کے خیال میں قوم کو اپنے پیچھے چلانے اور اپنا ہم نوا بنانے کا اور شہرت حاصل کرنے کا یہ سب سے آسان طریقہ ہے۔ اور سب سے بڑا ہتھیار جو مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانے کے لئے استعمال ہوسکتا ہے وہ ختم نبوت کا ہتھیار ہے۔ پس جب بھی کسی سیاسی پارٹی کی ساکھ خراب ہو رہی ہو، جب بھی کسی سیاستدان کی پسندیدگی کا گراف گر رہا ہو یا معیار کم ہو رہا ہو، جب بھی نام نہاد مذہبی تنظیمیں سیاسی شہرت حاصل کرنا چاہیں، دوسری تنظیم، دوسری سیاسی پارٹی یا دوسرے سیاستدان کو نیچا دکھانا چاہیں تو احمدیوں کے ساتھ ان کے تعلق جوڑ کر یہ کہتے ہیں کہ دیکھو یہ کتنا بڑا ظلم ہونے لگا ہے کہ غیر ملکی طاقتوں کے زیر اثر یہ لوگ احمدیوں کو مین سٹریم (main stream) مسلمانوں میں شامل کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں جبکہ احمدی ان کے خیال میں ختم نبوت کے منکر ہیں۔ یہ نام نہاد اسلام کا درد رکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم ناموس رسالت پر آنچ نہیں آنے دیں گے اور کبھی ایسا ظلم نہیں ہونے دیں گے۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ احمدیوں کو مسلمان کہا جائے اور پھر جب یہ کہتے ہیں کہ ہم اس کی خاطر اپنی جانیں بھی قربان کر دیں گے اس پر دوسری پارٹی جو چاہے حکومت بھی کر رہی ہو اس کے نمائندے فوراً اسمبلی میں کھڑے ہو کر بیان دیں گے کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ احمدیوں کو کوئی حق ملے بلکہ جو ایک پاکستانی شہری کی حیثیت سے جو تھوڑا بہت حق ہے چاہے وہ تیسرے درجہ کے شہری کی حیثیت سے ہی ہے، جو تھوڑے حقوق ملے ہوئے ہیں وہ یہ نعرہ لگائیں گے کہ وہ بھی لے لو۔ ہر ایک کے اپنے سیاسی ایجنڈے ہیں۔ ہر ایک کے اپنے ذاتی مفادات ہیں۔ لیکن اس میں تعلق نہ ہوتے ہوئے بھی احمدیوں کو زبردستی گھسیٹا جاتا ہے کیونکہ یہ بڑا آسان معاملہ ہے۔ غیر حکومتی ارکان اسمبلی بھی اور حکومتی ارکان اسمبلی بھی بڑھ بڑھ کر احمدیوں کے خلاف بولتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ دنوں پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں ایک آئینی ترمیم کے الفاظ

بقیہ صفحہ 7 پر

اس شمارہ میں

- نعت خیر البشر (منظوم)
- نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَنِعۡمَ النَّصِیۡرُ
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- طیب غذائیں

دربارِ خلافت

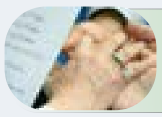

”ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سر یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے“(حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”دعا اور اس کی قبولیت کے زمانے کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آ جاتے ہیں کہ کمر توڑ دیتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج، سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے“۔

اب دیکھیں آپ فرماتے ہیں کہ خوشبو سونگھتا ہے۔ ہم تو من حیث الجماعت ان مخالفتوں اور تکلیفوں کے باوجود صرف خوشبو نہیں سونگھ رہے بلکہ اس کے پھل کھا رہے ہیں۔ بے شک ہم اپنی ہر جانی قربانی اور شہادت پر افسوس کرتے ہیں، غمزدہ بھی ہوتے ہیں، دکھ بھی ہوتا ہے، تکلیف بھی ہوتی ہے لیکن یہ شہادتیں، یہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو کر جماعت کو پھلوں سے لاد رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ: ”ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سر یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اُسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی۔ اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہے۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہئے کہ میری دعا قبول نہ ہو گی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے“۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 707-708)

یعنی اگر یہ ہو گا کہ میری دعائیں قبول نہیں ہوتیں تو اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی ایک صفت سے آپ انکار کر رہے ہیں کہ وہ دعائیں قبول فرماتا ہے۔

پس آج پاکستان کے احمدیوں سے زیادہ اس بات کو کون جان سکتا ہے یا ہندوستان کے بعض علاقوں کے وہ احمدی جن پر ظلم اور سختیاں ہو رہی ہیں یا دنیا کے بعض دوسرے ممالک کے احمدی جو سختیوں اور تکلیفوں سے گزر رہے ہیں، اُن سے زیادہ کون جان سکتا ہے کہ اضطرار یا اضطراب کیا ہوتا ہے؟ پس جب اضطرار پیدا ہو جائے تو دعاؤں کی قبولیت کا وقت بھی قریب ہوتا ہے۔ اس حوالے سے آج میں جلسے میں شامل ہونے والے تمام شاملین اور پاکستانی احمدیوں سے کہتا ہوں جن کو مسیح محمدی کی بستی میں جلسے میں شمولیت کا موقع مل رہا ہے کہ اپنے اضطرار اور اضطراب کو دعاؤں اور آنسوؤں میں ڈھالنے کی انتہا کر دیں اور پھر پہلے سے بڑھ کر اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنا لیں تا کہ ایک حقیقی انقلاب لانے والے بن جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:- ”دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی۔ یہ دعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے“۔ (بندے اور خدا میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے)۔ ”اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے لیکن جو قدم رکھتا ہے پھر دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ ان مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے۔ ...... جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی کدورتیں دور ہو کر اس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے۔ اور ہر قسم کے تعصب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے۔ خدا کے لئے ان سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے تب خدا تعالیٰ جو رحمان رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے اُس پر نظر کرتا ہے اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور سے بدل دیتا ہے“۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 492 مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی دعائیں کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے اور ہماری دعاؤں کو قبولیت بھی عطا فرمائے۔ ہماری کلفتوں کو دور فرمائے اور جلد اس کو سرور میں بدل دے۔ ہمارا شمار ہمیشہ ان بندوں میں رکھے جن پر ہر وقت اس کے پیار کی نظر پڑتی رہتی ہے۔

(خطبہ جمعہ 24 دسمبر 2010ء بحوالہ الاسلام)

نعت خیر البشر

السلام ! اے ہادی راہ ہدیٰ جانِ جہاں
والسلام، اے خیرِ مطلق اے شہ کون و مکاں
تیرے ملنے سے ملا ہم کو وہ مقصودِ حیات
تجھ کو پا کر ہم نے پایا ”کامِ دل“ آرامِ جاں
آپ چل کر تو نے دکھلا دی رہ وصلِ حبیب
تو نے بتلایا کہ یوں ملتاہے یارِ بے نشاں
ہے کشادہ آپ کا بابِ سخا سب کے لئے
زیر احسان کیوں نہ ہوں پھر مرد و زن پیر و جواں
تشنہ روحیں ہوگئیں سیراب تیرے فیض سے
علم و عرفانِ خداوندی کے بحرِ بیکراں
ایک ہی زینہ ہے اب بامِ مرادِ عمل کا
بے ملے تیرے ملے ممکن نہیں وہ دلستاں
تو وہ آئینہ ہے جس نے منہ دکھایا یار کا
جسمِ خاکی کو عطا کی روح اے جانِ جہاں؟
تا قیامت جو رہے تازہ تری تعلیم ہے
تو ہے روحانی مریضوں کا طبیبِ جاوداں
ہے یہی ماہِ مبیں جس پر زوال آتا نہیں
ہے یہی گلشن جسے چھوتی نہیں بادِ خزاں
کوئی راہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں
خوب فرمایا یہ نکتہ مہدیٔ آخر زماں
یہ دعا ہے میرا دل ہو اور تیرا پیار ہو
میرا سر ہو اور تیرا پاک سنگِ آستاں

درعدن

اداریہ

نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَنِعۡمَ النَّصِیۡرُ

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے سال 2021 کے پہلے روز خطبہ جمعہ مسجد مبارک میں ارشاد فرمایا اور اپنے سابقہ خطبات کے تسلسل میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی سیرت و شمائل بیان فرمائے۔ اس خطبہ کے آخر میں حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کو سالِ نو پر مبارکباد دے کر بعض نہایت ہی ضروری امور کی طرف نہ صرف توجہ دلائی بلکہ نصائح کرتے ہوئے بہت زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔ پیارے حضور کے اس تاریخی حصّہ کو قارئین الفضل کے لئے اپنی زبان میں پیش کیا جارہا ہے۔

حضور فرماتے ہیں:

’’آج نئے سال کا پہلا دن ہے اور پہلا جمعہ ہے۔ دعا کریں کہ یہ سال جماعت کے لئے دنیا کے لئے، انسانیت کے لئے بابرکت ہو۔ ہم بھی اپنا فرض ادا کرتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے اور اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے والے ہوں۔ اور دنیا والے بھی اپنی پیدائش کے مقصد کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ اور ایک دوسرے کے حقوق پامال کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ ورنہ پھر اللہ تعالیٰ اپنے رنگ میں دنیا والوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کاش کہ ہم اور دنیا کے تمام لوگ اس اہم نکتے کو سمجھ جائیں۔ اور اپنی دنیا اور عاقبت سنوار سکیں۔ گزشتہ ایک سال سے ہم ایک نہایت خطرناک وبائی مرض کا سامنا کر رہے ہیں۔ اور دنیا کا کوئی ملک بھی اس وبا سے باہر نہیں ہے۔ کہیں کم اور کہیں زیادہ۔ لیکن لگتا ہے کہ اکثریت دنیا کی اس بات کی طرف توجہ نہیں دینا چاہتی۔ کہ کہیں یہ وبا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں اپنے حقوق و فرائض کی طرف توجہ دلانے کے لئے نہ ہو۔ یہ ہمیں سوچنا چاہیئے ۔ یہ تو نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہلانا چاہتا ہے ۔ بتانا چاہتا ہے۔ توجہ دلانا چاہتا ہے ۔ اس حساب سے کسی کی اس طرف سوچ نہیں۔

چند ماہ پہلے میں نے بہت سے سربراہانِ حکومت کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے خطوط لکھے تھے اور COVID کے حوالے سے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ و السلام کے الفاظ میں اِس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ یہ آفات خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے حقوق و فرائض بھولنے اور ادا نہ کرنے بلکہ ظلم میں بڑھنے کی وجہ سے آتی ہیں۔ اس لئے توجہ کریں۔ بعض سربراہان نے جواب بھی دیئے لیکن دنیا داری والے ان کے جواب تھے کہ ہم بھی یہی چاہتے ہیں ۔ دنیا کی نظر والی باتیں کیں۔ دین والی بات نہیں کی۔ خدا کا خانہ جو بیچ میں تھا بہت بڑا میں نے بیان کیا تھا اس کو ذکر ہی نہیں کیا۔ اور ضرور ایسا ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ لوگ نہ اپنی حالتوں کو بدلنے کی طرف عملی قدم اٹھانا چاہتے ہیں۔ نہ قوم کے ہمدرد بن کر قوم کو اصل مقصد کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ یہ جاننے کے باوجود ، کہ اس وبا کے بعد کے اثرات بہت خطرناک ہونگے۔ یہ ہر دنیا کے لیڈر کو پتہ ہے ۔ ہر عقلمند انسان کو پتہ ہے۔ ہر تجزیہ نگار کو یہ پتہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود اصل حل کی طرف توجہ نہیں ہے۔ صرف دنیا کی جو کوششیں ہیں اُسی کی طرف توجہ ہے۔‘‘

حضور نے تسلسل میں فرمایا:

’’اس بیماری سے، نہ صرف انفرادی طور پر ہر فرد معاشی لحاظ سے کمزور ہو رہا ہے ۔صحت کے لحاظ سے جو ہو رہے ہیں وہ تو ہو رہے ہیں، جو متاثرین ہیں، لیکن عمومی طور پر ہر ایک معاشی لحاظ سے متاثر بھی ہو رہا ہے، بلکہ بڑی بڑی امیر حکومتوں کی معیشتوں کی بھی، معیشتیں جو ہیں، اُنکی بھی کمریں ٹوٹ رہی ہیں۔ دنیا داروں کے پاس اسکا صرف ایک حل ہے، کہ دوسرے چھوٹے ملکوں کی معیشتوں پر قبضہ کیا جائے۔ ان کو کسی طرح اپنے جال میں پھنسایا جائے۔ اپنے دام میں لایا جائے۔ اور پھر بہانے بہانے سے انکی دولتوں پر قبضہ کیا جائے۔ اس کے لئے بلاک بنیں گے۔ اور بن رہے ہیں۔ سرد جنگ دوبارہ شروع ہوجائے گی، اور اب کہا جانے لگا ہے کہ شروع ہوگئی ہے، ایک طرح سے، اور کوئی بعید نہیں کہ اصل ہتھیاروں کی جنگ بھی ہو جائے۔ جو نہایت خوفناک جنگ ہو گی۔ پھر ایک اور گہرے کنویں میں گر جائیں گے یہ لوگ۔ غریب ملک تو پہلے بھی پسے ہوئے ہیں۔ امیر ملکوں کے عوام بھی پسیں گے اور بڑی خوفناک حد تک پسیں گے۔ پس اس سے پہلے کہ دنیا اس حالت کو پہنچے ہمیں اپنا فرض ادا کرتے ہوئے دنیا کو ہوشیار کرنا چاہیئے۔‘‘

حضور نے فرمایا:

’’پس یہ سال مبارک بادوں کا سال اُس وقت بنے گا جب ہم اپنے فرائض کو اِس نہج پر ادا کرنے والے ہونگے، کہ لوگوں کو سمجھائیں ، دنیا کو سمجھائیں، اور ظاہر ہے یہ سب کرنے کے لئے ہمیں اپنی حالتوں کے بھی جائزے لینے ہونگے۔ ہم جو زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی موعود کو ماننے والے ہیں کیا ہماری اپنی حالتیں ایسی ہو چکی ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ خالصتاً للہ اُسکے بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہیں۔ یا ابھی ہمیں اپنی اصلاح کرنے اور ایک دوسرے سے پیار و محبت کے جذبات کو غیر معمولی معیاروں تک لانے کی ضرورت ہے۔ پس ہر احمدی کو غور کرنا چاہیئے کہ اِس کے سپرد ایک بہت بڑا کام کیا گیا ہے۔ اور اُسکے سرانجام دینے کے لئے پہلے اپنے اندر پیار اور محبت اور بھائی چارے کی فضا کو پیدا کریں۔ اپنے معاشرے میں، احمدی معاشرے میں، اور پھر دُنیا کو اس جھنڈے کے نیچے لائیں جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے بلند کیا تھا اور جو اللہ تعالیٰ کی توحید کا جھنڈا ہے۔ تبھی ہم اپنی بیعت کے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں، تبھی ہم بیعت کا حق ادا کرنے والے بن سکتے ہیں، تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکتے ہیں۔ اور تبھی ہم نئے سال کی مبارک باد دینے کے اور لینے کے مستحق قرار دیئے جاسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر احمدی مرد ، عورت ، جوان ، بچہ ، بوڑھا اس بات کو سمجھتے ہوئے یہ عہد کرے کہ اس سال میں نے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیّتوں کو استعمال کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس کی ہر ایک احمدی کو توفیق عطا فرمائے۔‘‘

حضور نے مزید فرمایا:

’’آجکل پاکستان کے احمدیوں کے لئے ، اور الجزائر کے احمدیوں کے لئے دعا کی طرف بھی میں توجہ دلا رہا ہوں۔ ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ پاکستان میں بعض جگہ مولوی اور سرکاری اہلکار ظلموں پر اُترے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے ناقابلِ اصلاح لوگوں کی جلد پکڑ کے سامان کرے۔ اللہ تعالیٰ کے تو علم میں ہے۔ کہ کن کی اصلاح ہونی ہے اور کن کی نہیں ہونی۔ جن کی نہیں ہونی تو پھر انکی جلد پکڑ کے سامان پیدا فرمائے۔ توہین رسالت کے جس قانون کے تحت یہ لوگ احمدیوں پر ظلم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور احمدیوں کو اپنی تربیت کے لئے بھی ، جو ہمارے بعض ذرائع ہیں، ہر ذریعے پر پابندی لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اُن سے اسکو اللہ تعالیٰ جلد دور فرمائے اور ہمیں اُسے نجات دلائے۔ اصل میں تو رحمت اللعالمین کے نام کو یہ بدنام کرنے والے لوگ ہیں۔ احمدی تو ناموسِ رسالت ﷺ کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے والے ہیں۔ آج دنیا کو محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے لانے والے سب سے زیادہ ، کام بلکہ حقیقی کام احمدی کر رہے ہیں۔ بلکہ کہنا چاہیئے ، کہ اگر کوئی یہ کام کر رہا ہے تو وہ صرف احمدی ہیں۔ پس یہ دنیادار دنیاوی حکومت اور دولت کے بل بوتے پر ہم پر ظلم تو کر سکتے ہیں، لیکن یہ یاد رکھیں کہ ہم اُس خدا کو ماننے والے ہیں جو نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَنِعۡمَ النَّصِیۡرُ ہے۔ وہ خدا ہے جو نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی ہے اور نِعۡمَ النَّصِیۡرُ ہے۔ یقیناً اس کی مدد آتی ہے اور ضرور آتی ہے۔ اور اُس وقت پھر ان دنیا داروں اور اپنے زعم میں طاقت اور ثروت رکھنے والے جو لوگ ہیں، انکی پھر خاک بھی نظر نہیں آتی، جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آتی ہے۔ پس ہمارا کام ہے کہ دعاؤں سے اپنی عبادتوں کو مزید سجائیں، اور اگر ہم یہ کر لیں گے تو پھر ہی ہم کامیاب ہیں۔ الجزائر کے بارہ میں میں نے کہا تھا کہ سب کو بری کر دیا گیا ہے، ایک کورٹ نے سب کو بری کیا تھا، ایک عدالت نے، دوسرے نے بھی معمولی جرمانہ کر کے تقریباً ساروں کو فارغ کر دیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہاں ابھی کچھ لوگ ہیں جو اسیر ہیں، جیل میں۔ اُنکے لئے بھی دعا کریں کہ انکے لئے رہائی کے جلد سامان ہوں۔ پاکستان کے اسیروں کی رہائی کے لئے بھی دعا کریں۔ ہماری خوشیاں چاہے وہ سال کے شروع کی ہوں یا عید کی، اصل تو اُس وقت ہونگی جب ہم دنیا میں ہر طرف اللہ تعالیٰ کی توحید کا جھنڈا لہرانے والے بنیں گے، جسے لے کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آئے تھے۔ خوشیاں اسی وقت ہونگی جب انسانیت ، انسانی قدروں کو پہچاننے والی بنے گی۔ جب آپس کی نفرتیں محبتوں میں بدل جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ اِس خوشی کے سامان بھی ہمیں جلد پہنچائے۔ مسلم اُمّہ کو بھی عقل دے۔ کہ وہ آنے والے مسیح موعود مہدی موعود کو مان لے۔ دنیا کو بھی عقل دے کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر ملک میں ہر احمدی کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور یہ سال ہر احمدی کے لئے ، ہر انسان کے لئے رحمتوں اور برکتوں کا سامان بن کر آئے ، کا سال بن کر آئے، اور جو کوتاہیاں اور کمیاں گزشتہ سالوں میں ہم سے ہوگئیں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنیں ، یا ہمیں بعض انعاموں سے محروم رکھنے کا باعث بنیں، ان سے اللہ تعالیٰ ہمیں بچائے اور اپنے انعاموں کا اور فضلوں کا وارث بنائے اور ہم حقیقی مومن بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کی بھی توفیق عطا فرمائے۔‘‘ آمین۔

از مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 22)

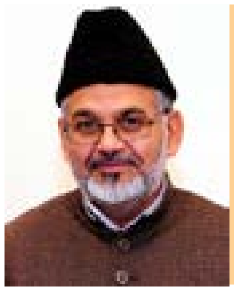

’الانتشار العربی‘ نے عربی سیکشن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تمام علاقہ کے مسلمانوں کو عیدالاضحیہ پر عیدمبارک کا پیغام شائع کیا۔ 29 دسمبر 2005ء صفحہ 19 پر مسجد بیت الحمید کا فون نمبر بھی درج ہے۔

’الانتشار العربی‘۔ اپنے 29 دسمبر 2005ء صفحہ 22 پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ عربی زبان میں شائع کرتا ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ یہ خطبہ جمعہ مسجد بیت الفتوح لندن سے دیا گیا اور ایم ٹی اے کے ذریعہ تمام دنیا کے احمدیوں نے سنا۔ خطبہ جمعہ میں حضرت مرزا مسرور احمد جو امام جماعت احمدیہ عالمگیر ہیں نے آیات کریمہ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ (26:182) کی تشریح میں پورا پورا تول، امانت اور اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے سورۃ الاعراف کی آیت 86 بھی اس ضمن میں تلاوت فرمائی۔ اخبار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ سے حدیث بھی نقل کی کہ اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت کی حفاظت نہیں کرتا اور جو شخص بدعہدی کرتا ہے اس کا کوئی دین نہیں۔ اس ضمن میں اخبار نے حضور کے خطبہ سے صحابہ کرام آنحضرت ﷺ کے بارہ میں بھی لکھا۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں صحیح اسلام پر عمل کرنا چاہئے اور صحیح اسلامی تعلیمات کا پرچار کرنا چاہئے ورنہ ہمارے عمل ہماری تعلیم کے برعکس ہوں گے۔ آپ نے تمام احباب جماعت احمدیہ کو تلقین کی کہ اپنے لین دین کے تعلقات کو صحیح کریں۔ اور آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بہتر رنگ میں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

اخبار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر بھی شائع کی جس کے نیچے لکھا ہوا ہے: ”حضرت مرزا مسرور احمد، عالمگیر جماعت اسلامیہ احمدیہ کے امام۔“

’الانتشار العربی‘ نے اپنے 29 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں عربی میں مندرجہ بالا خبر کو شائع کیا کہ احمدی مسلمان نوجوانوں نے ایوارڈ حاصل کیا۔

اس خبر میں بھی ایک تصویر دکھائی گئی ہے۔ جس میں نوجوان ٹرافی تھامے ہوئے ہیں۔ خبر کے آخر میں ہیومینیٹی فرسٹ کا تعارف اور ان کی ویب سائٹ بھی درج ہے۔ نیز جماعت احمدیہ مسجد بیت الحمید کا فون نمبر اور 800-WHY-ISLAM-1 کا نمبر بھی درج ہے۔ خبر کے آخر میں خاکسار کا تعارف بھی ہے کہ امام شمشاد ناصر نے اسلام احمدیت کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے اور امریکہ آنے سے قبل انہوں نے پاکستان، گھانا اور سیرالیون میں بھی خدمات بجا لائی ہیں۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 30 دسمبر 2005ء صفحہ 16B پر اس عنوان سے خبر دی کہ

مسلم نوجوانوں نے خدمت کا ایوارڈ جیتا۔

اس خبر میں ایک تصویر بھی شائع کی گئی ہے جس میں جماعت احمدیہ چینو کے نوجوان اپنے ہاتھ میں ٹرافی لئے ہوئے ہیں جو انہوں نے واشنگٹن ڈی سی کے اجتماع میں حاصل کی تھی۔ تصویر میں چوہدری عبدالاحد صاحب اور خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر مشنری لاس اینجلس بھی ہیں) اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ لاس اینجلس ایسٹ کے خدام نے نومبر میں ہونے والے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر رفاہی کاموں میں اول آنے پر ٹرافی جیتی۔ اس ضمن میں یاد رہے کہ اخبار نے لکھا کہ یہ 60 مجالس کا مقابلہ تھا۔ انہوں نے 300 سے زائد غرباء (بے گھر) لوگوں کے لئے خوراک اکٹھی کر کے تقسیم کی۔ جماعت احمدیہ کے نوجوان ایک اور پروگرام میں بھی شامل ہوتے ہیں جس کا کام سڑکوں کی صفائی ہے۔ اس کے علاوہ دیواروں سے نازیبا اشتہار اور عبارتیں بھی انہوں نے صاف کی ہیں۔ لوکل تقریب میں امام شمشاد ناصر نے خدام کو خراج تحسین پیش کیا کہ اس قسم کی خدمات سے لوکل کمیونٹیز کے ساتھ بہتر روابط مستحکم ہوں گے۔ ہر شخص اس بات کو مدنظر رکھے کہ اس کے ہمسایہ میں کوئی بھی رات کو بھوکا نہ سوئے۔

’الاخبار عربی‘ نے اپنے انگریزی سیکشن میں اس عنوان سے ہماری خبر دی ”احمدیہ کمیونٹی کا 20 واں سالانہ جلسہ“

احمدیہ مسلم کمیونٹی آف چینو کیلیفورنیا آپ کو دعوت دیتی ہے کہ آپ ان کے 20 ویں جلسہ سالانہ میں جو 23 تا 25 دسمبر کو فیئر پلیکس پومونامیں ہو رہا ہے شرکت کریں۔ اخبار لکھتا ہے کہ اس سال اس جلسہ میں ویسٹ کوسٹ سے قریباً 800 افراد کی آمد متوقع ہے۔ اور ایک خاص سیشن مہمانوں کے لئے بھی ہوگا۔ سیشن کے بعد مہمانوں کے لئے ڈنر بھی ہوگا اور ان کے سوالوں کے جواب بھی دیئے جائیں گے۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی آپ کی شرکت سے عزت محسوس کرے گی۔ آخر میں فون نمبر درج ہے۔

’نیوز ایشیا‘ نے اپنی اشاعت کے سیکشن B پر جماعت احمدیہ کی خبر دیتے ہوئے عنوان لگایا: ”احمدیہ جماعت نے زلزلہ کے متاثرین کے لئے مدد کرنے کا عہد کیا ہے۔“

یہ خبر اخبار کے فرنٹ پیج پر آئی ہے جس کا بقیہ B2 پر ہے۔ خبر میں ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام حضرت مرزا مسرور احمد جو کہ اس وقت لندن میں ہیں نے زلزلہ سے متاثرین (پاکستان، انڈیا، افغانستان) کے لئے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہماری دعائیں متاثرہ افراد اور ان کے خاندان کے لئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے احمدی اس تکلیف میں برابر کے شریک ہیں۔ انہوں نے صدر پاکستان اور پاکستان کے دیگر حکام بالا کو خطوط لکھے ہیں جن میں زلزلہ سے متاثرین افراد اور لواحقین کے لئے مدد کا یقین دلایا ہے۔ اور کہا ہے کہ متاثرین کے لئے اس وقت رہائش کا سب سے بڑا مسئلہ ہے اور جماعت احمدیہ اس کے لئے بھرپور کوشش کر رہی ہے اور حکومت کو اس سلسلہ میں مدد فراہم کر رہی ہے اور اس کے لئے ٹینٹ حاصل کئے جا رہے ہیں۔ بہت سے ٹینٹ یوکے اور چائنہ سے بھجوائے جا چکے ہیں اور مزید کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت ڈاکٹروں کی ٹیم بھی یوکے سے جا چکی ہے۔ اور امریکہ سے ٹیم جانے کے لئے تیار ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جہاں جن ملکوں میں ہیومینیٹی فرسٹ نہیں ہے وہاں وہ پاکستان کے سفارتخانوں میں جا کر معاونت کریں۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”قرآن کریم کے محاسن و فضائل اور برکات“ کی تیسری قسط ¼ صفحہ پر شائع کی۔ اس قسط میں خاکسار نے ”تاثیر قرآن“ کی مثالیں پیش کیں۔ جیسے حضرت عمر کا قبول اسلام۔ اسی طرح ایک اور مثال جس کا ذکر حضرت خلیفۃ اول نے درس القرآن میں زیر آیت يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا (طٰہٰ 106) کے تحت بیان فرمائی ہے۔

ایک اور مثال جو حضرت مسیح موعودؑ نے ملفوظات میں ابوالخیر یہودی کی بیان فرمائی کہ وہ ایک کوچے سے گزر رہا تھا جبکہ اس نے ایک شخص سے یہ آیت سنی أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ (العنکبوت 3) اگرچہ وہ یہودی تھا لیکن یہ آیت سن کر رونے لگا۔ رات کو خواب میں آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے ابوالخیر تعجب ہے کہ تیرے جیسا فضل و کمال والا انسان مسلمان نہ ہو۔ اگلے دن وہ مسلمان ہو گیا۔

ایک مثال حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی والدہ کی ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کا پڑھنا کبھی قضا نہ کیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا، کہ آپ بڑی رقت کے ساتھ تلاوت فرماتے تھے۔ مکہ کے لوگ خصوصاً عورتیں اور بچے آپ کی تلاوت سے متاثر ہوتے تھے۔ پس ہمیں بھی قرآن مجید طوطے کی طرح نہ پڑھنا چاہئے بلکہ سوچ سمجھ کر تا ہمیں قیامت کے دن آنحضرت ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔ آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر درج ہے۔

’الانتشار العربی‘ نے اپنی 23 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں نصف صفحہ سے زائد پر ہمارے ویسٹ کوسٹ کے جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی ہے۔ جس میں دو تصاویر بھی شائع ہوئی ہیں۔ اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ اسلامیہ کا سالانہ جلسہ 23 تا 25 دسمبر 2005ء کو فیئر پلیکس میں ہوا، اس میں قریباً ایک ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے۔ اس جلسہ میں سی آٹل سان فرانسسکو، سین ہوزے، طوسان، فی نکس، سین ڈی آگو، واشنگٹن، نیوجرسی، ٹکساس، میری لینڈ اور اوہایو سے احباب شامل ہوئے۔

ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ نے سیشن کی صدارت کی اور حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید نے اس موقع پر بتایا کہ جلسہ کا مقصد روحانیت میں زیادتی اور آپس میں باہم محبت و پیار اور بھائی چارہ کی فضا قائم کرنا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ جماعت احمدیہ کے بانی ہندوستان میں 19 ویں صدی میں ظاہر ہوئے اور ان کے آنے کے بارے میں پہلے سے ہی آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں میں خبر موجود تھی۔ اور ہمارا ماٹو یہ ہے کہ محبت سب سے اور نفرت کسی سے نہیں۔

امام شمشاد نے مزید بتایا کہ ہمیں دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے عدل و انصاف سے کام لینا ہوگا۔ بغیر عدل اور انصاف کے امن ممکن نہیں ہے۔ امریکہ کے TV چینل ABC کو انٹرویو دیتے ہوئے امام نے ایک

سوال کے جواب میں بتایا کہ جماعت احمدیہ تشدد اور نفرت پر یقین نہیں رکھتی بلکہ اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل کرنے والی جماعت احمدیہ ہے جو قرآن کے احکامات کے مطابق عمل کرتی ہے اور سنت رسول ﷺ کی پیروی کرتی ہے اور جماعت کے قیام سے لے کر اب تک جماعت احمدیہ یہی تعلیم دے رہی ہے کہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ حسن سلوک کرو اور دوستوں کے ساتھ بھی تواضع سے پیش آؤ۔ اور اپنے ہمسائیوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرو اور ہمیں اس لئے بھی کرنا چاہئے کہ اس زمانے میں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے۔

جلسہ پر دوسرے مقررین نے بھی تقاریر کیں۔ جن میں مکرم جمیل محمد صاحب نے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کے موضوع پر جبکہ مکرم منعم نعیم صاحب نے انسانیت کی خدمت کے موضوع پر تقریر کی۔

جلسہ کے موقع پر نیشنل سیکرٹری مال مکرم ملک مبارک صاحب اور ان کے معاون مکرم منصور مبشر صاحب نے ایک اجلاس میں مالی نظام کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا۔

سیکرٹری تعلیم القرآن مکرم ظہیر الدین منصور صاحب نے قرآن کریم کی عظمت اور برکات پر تقریر کی۔ مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نے جو نیشنل سیکرٹری آڈیو ویڈیو ہیں، نے بھی تقریر کی جس میں انہوں نے انٹرنیٹ کے صحیح استعمال اور جماعت کی ویب سائٹ الاسلام کے بارہ میں بھی لوگوں کو آگاہی دی۔ اس موقعہ پر مکرم عاصم انصاری صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم رضا احمد صاحب، مکرم عبدالرحیم شیخ صاحب اور مکرم ہارون شکور صاحب نے نظمیں بھی پڑھیں۔

اس موقعہ پر ایک مہمان پادری نے تقریر کرتے ہوئے امام شمشاد کے بارہ میں بتایا کہ انہوں نے ہمارے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ہے اور تعلقات کو استوار کیا ہے جس سے ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملی ہے اور یہ تعلقات ہمارے لئے مستقبل میں مزید بہتری پیدا کریں گے۔ چیف پولیس نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امام شمشاد ناصر نے اس علاقہ میں مذہبی اور سیاسی لوگوں کے درمیان افہام وتفہیم اور احترام کی فضا قائم کی ہے۔ ہم اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ امن اور محبت کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔

جلسہ کے اختتام پر مبلغ مکرم داؤد حنیف صاحب نے ان سب احباب کا شکریہ ادا کیا جو اجتماع میں شامل ہوئے اور جنہوں نے تقاریر کیں۔ آخر میں مزید معلومات کے لئے مسجد کا پتہ اور فون نمبر دیا گیا ہے۔

جن دو تصاویر کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے ایک میں سٹیج پر مکرم مونس چوہدری صاحب دائیں طرف (ناظم پروگرام) درمیان میں مکرم امام داؤد حنیف صاحب مشنری انچارج اور مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ ہیں جبکہ پوڈیم پر خاکسار تقریر کر رہا ہے۔ دوسری تصویر میں جلسہ کے سامعین تشریف فرما ہیں۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت میں ایک تصویر کے ساتھ فی نکس ایروزونا میں عیدملن پارٹی کی خبر دی جس میں خاکسار کے ساتھ وہاں کی جماعت کے افراد بیٹھے ہیں۔ خبر میں انہوں نے لکھا کہ اس موقعہ پر امام نے احباب کو ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور بعد میں سوالوں کے جواب دیئے۔ خدام نے اس عیدملن پارٹی کا انتظام کیا تھا جس کے انچارج مکرم منیب احمد صاحب تھے۔

پاکستان پوسٹ نے اپنی اشاعت میں خاکسار کی تصویر کے ساتھ خاکسار کے مضمون قرآن کریم کے محاسن وفضائل وبرکات نصف صفحہ پر شائع کیا ہے۔ یہ اس مضمون کی پہلی قسط ہے۔ خاکسار نے اس مضمون میں عبادات کے بارے میں بتایا کہ اس کے کیا معانی ہیں؟ اور اس کی کیا غرض وغایت ہے؟ اور آیت قرآنی وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا نُوْحِيْٓ إِلَيْهِ أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنَا فَاعْبُدُوْنِ (الانبیاء:26) کا ترجمہ اور تشریح بیان کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ اسلام میں مذہب کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔ یہ معاملہ انسان اور خدا تعالیٰ کے درمیان ہے۔ اسلام کوئی بھی مذہب اختیار کرنے کی کھلی اجازت دیتا ہے جیسے کہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ میں ارشاد ہے۔

مضمون میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ کسی کو زبردستی مسلمان نہیں بنانا چاہئے۔ ایک واقعہ بھی لکھا ہے کہ ایک جنگ کے موقعہ پر ایک شخص نے لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیا تھا مگر ایک مسلمان نے اسے قتل کر دیا۔ آنحضرت ﷺ کو جب اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے افسوس کا اظہار فرمایا اور کہا کہ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا؟

اس کے بعد احادیث نبویہ ﷺ سے لاالٰہ الا اللہ کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ پاکستان پوسٹ نے یہ مضمون ''اسلامی صفحہ'' کے عنوان میں شائع کیا ہے۔

جیسا کہ گزشتہ رپورٹس سے ظاہر ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاس اینجلس کیلیفورنیا میں اور ایروزونا سٹیٹ اور نواڈا اسٹیٹ میں پریس کے ساتھ رابطوں کا خاص موقع میسر آیا اور اسلام اور احمدیت کا حقیقی پیغام ہر ایک طبقہ تک پہنچانے کی توفیق ملی۔ ہماری خبروں، اشتہارات اور مضامین کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا نام نمایاں طور پر لکھا جاتا تھا اور پھر مسجد کا فون نمبر اور ہماری ویب سائٹ کا Link بھی درج ہوتا تھا جس کے نتیجہ میں سارے ملک سے ہمیں روزانہ فون کالز آتی تھیں۔ ہمارا ایک ٹول فری نمبر WHY ISLAM 800-1 بھی ہے۔

اس کی فون کالز بھی خاکسار کو آتی تھیں۔ خاکسار کے علاوہ مکرم محمد عبدالغفار صاحب (امریکن) بھی فون پر سوالات کے جوابات دیتے تھے۔

الغرض خدا تعالیٰ کے فضل سے پریس کے ذریعہ بہت سارے علاقوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اب مَیں اخبارات سے ان خبروں کی قدرے تفصیل پیش کرتا ہوں کہ 2006ء میں ہمارے پروگراموں کی پریس میں کیا کوریج آئی۔

نیوز ایشیا نے اپنی اشاعت 4 جنوری 2006ء کے صفحہ B-1 فرنٹ پیج پر ہمارے ویسٹ کوسٹ کے جلسہ سالانہ کی خبر تقریباً پورے صفحہ پر دو بڑی تصاویر کے ساتھ دی۔ ایک تصویر میں مکرم مولانا داؤد حنیف صاحب (مشنری انچارج) صدارت کر رہے ہیں اور آپ کے دائیں طرف مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ تشریف رکھتے ہیں اور بائیں جانب مکرم مونس چوہدری صاحب بیٹھے ہیں۔ دوسری تصاویر جلسہ کے سامعین کی ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ تقریباً ایک ہزار کے قریب احمدی مسلمان پومونا فیئر پلیکس میں اپنے 20 ویں جلسہ سالانہ کے لئے اکٹھے ہوئے جو 25 دسمبر 2005ء کو منعقد ہوا تھا۔ جماعت احمدیہ کی پریس ریلیز کے مطابق یہ جلسہ 23 تا 25 دسمبر 2005ء کو منعقد ہوا جس میں ایک ہزار کے لگ بھگ حاضری تھی۔

ویسٹ کوسٹ کے قریباً تمام علاقوں مثلاً سی آٹل، سان فرانسسکو، سین ہوزے، طوسان، فی نکس اور سین ڈی آ گو سے لوگ شامل ہوئے تھے اور ان کے علاوہ گورنمنٹ کے آفیشلز، مذہبی لیڈرز اور ان کے ماننے والے بھی کثیر تعداد میں شریک تھے۔

ویسٹ کوسٹ کے علاوہ جماعت احمدیہ کے افراد واشنگٹن ڈی سی، نیوجرسی، ٹیکساس، میری لینڈ اور اوہایو سٹیٹ سے بھی شامل ہوئے۔

ایک سیشن میں نائب امیر مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نے حاضرین کو خوش آمدید کیا اور حاضرین کو جلسہ میں شامل ہو کر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید جو کہ جلسہ کے نظام میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، نے بتایا کہ جلسہ کا مقصد اپنی روحانیت کو بڑھانا اور مذہبی کمیونٹیز کے ساتھ تعلقات کو مضبوط کرنا اور باہم تعارف بڑھانا ہے۔

اخبار نے جماعت احمدیہ کا تعارف لکھتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ 19 ویں صدی میں ہندوستان میں پیدا ہونے والے حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ نے اس فرقہ کی بنیاد رکھی۔ احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ آپ مسیح موعود اور امام مہدی ہیں جن کے آنے کی خبر قرآن واحادیث میں پائی جاتی ہے۔

امام شمشاد نے کہا کہ ہم لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش کرتے ہیں تا ایک دوسرے کو قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملے۔ ہمارا ماٹو ہے ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔''

امام شمشاد نے اپنی تقریر میں خاص طور پر یہ بات بیان کی کہ جماعت احمدیہ کے ممبران کو ہر قسم کے فساد سے دور رہنا چاہئے جیسا کہ بانی جماعت کی تعلیم ہے۔ ABC کو حال ہی میں دیئے گئے ایک انٹرویو میں امام شمشاد نے کہا کہ ہمارا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے جو معصوم لوگوں کو بموں سے اڑا رہے ہیں یا خودکش بمبار حملے کر رہے ہیں۔ امام شمشاد نے مزید بتایا کہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ دوسروں سے ممتاز فرقہ ہے جو کسی قسم کی بھی دہشت گردی کے خلاف ہے اور اس کی مذمت کرتی ہے، ہم قرآن کریم اور بانی اسلام حضرت محمد (ﷺ) کی صحیح تعلیمات پر گامزن ہیں۔

امام شمشاد نے مزید بتایا کہ جماعت احمدیہ کے قیام سے لے کر آج تک احمدیہ جماعت امن سے رہنے والی اور امن قائم کرنے والی جماعت ہے۔ ہم اس بات کی تعلیم دے رہے ہیں کہ ہم اپنی فیملیز کے ساتھ، اپنے ہمسایوں کے ساتھ، اپنے مذہبی لیڈروں کے ساتھ بلا امتیاز رنگ ونسل امن کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ ہم یہ اسی وقت کر سکتے ہیں جب ہم حضرت مسیح موعودؑ کو مانیں اور آپ کی تعلیم کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں جو کہ عین قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اس زمانہ میں اصلاح خلق اور قرآن کریم کی غلط تشریحات کی تصحیح کرنے آئے ہیں۔

جلسہ سالانہ میں اور بھی بہت سے مقررین نے تقاریر کیں۔ مکرم جمیل محمد صاحب نے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کے عنوان پر خطاب کیا۔

مکرم منعم نعیم صاحب جو ہیومینیٹی فرسٹ کے امریکہ میں چیئرمین ہیں، نے بھی تفصیل کے ساتھ مساعی کا ذکر کیا کہ اس وقت کہاں کہاں جماعت نے بے لوث خدمات کی ہیں۔ جیسے کہ کشمیر میں زلزلہ کے موقعہ پر اور پھر سیلاب زدگان کی مدد اور گیانا میں بھی بے لوث خدمت کی ہے۔

اخبار نے مزید لکھا کہ جلسہ کے موقعہ پر نیشنل عاملہ کے ممبران بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔جن میں مکرم ملک مبارک صاحب نیشنل سیکرٹری مال اور ان کے اسسٹنٹ مکرم منصور مظفر صاحب شامل ہیں۔مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن نے جلسہ سالانہ کے موقع پر قرآن کی اہمیت و برکات پر تقریر کی۔

مکرم خالد عطاء صاحب نیشنل سیکرٹری نے اللہ تعالیٰ کی صفت مجیب پر تقریر کی۔مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب جو کہ نیشنل سیکرٹری سمعی و بصری بھی ہیں اور الاسلام ویب سائٹ کے انچارج بھی،انہوں نے ویب سائٹ کا تعارف کروایا اور بتایا کہ اس سے کس طرح سب فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔اس وقت تک اس ویب سائٹ میں جو جو چیزیں تھیں ان کے بارے میں تفصیل سے بتایا،خصوصاً قرآن کریم اور ان کے تراجم کے بارے میں۔جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مکرم عاصم انصاری صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم ریاض احمد صاحب، مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب اور مکرم ہارون شکور صاحب نے نظمیں بھی پڑھیں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر گورنمنٹ کے آفیشلز اور مذہبی لیڈروں نے بھی تقاریر کیں جن میں خصوصیت کے ساتھ کِرک مُور، یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ نے اپنی تقریر میں امام شمشاد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ ساؤتھ کیلیفورنیا میں آپ جیسا مسلمانوں کا لیڈر رہے اور اس سے ہم اپنے تعلقات کے علاوہ دوسرے مذاہب کے ساتھ بھی تعلقات استوار کر سکتے ہیں۔

چینو چیف پولیس Mr.Eugene J.Hernand نے کہا کہ میں امام شمشاد کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی ہر قسم کی خدمات ہماری کمیونٹی کے لئے آفر کی ہیں۔انہوں نے کہا کہ مذہب تو یہی سکھاتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کا احترام کریں اور ایسی باتیں تلاش کریں جو ہمیں ایک ہونے اور متحد ہونے میں مدو معاون ہو۔

چینو کے میئر Mr.Glem Dumcam نے 20 ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کونٹی اگیزیکٹو کی طرف سے Plaque پیش کی۔اختتامی خطاب میں مکرم داؤد حنیف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی 6 جنوری 2006ء کی اشاعت میں دو تصاویر کے ساتھ ویسٹ کوسٹ کے 20 ویں جلسہ سالانہ کی خبر دی ہے۔ایک تصویر میں سٹیج پر مکرم داؤد حنیف صاحب صدارت کر رہے ہیں۔آپ کے دائیں جانب مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر اور دوسری طرف افسر جلسہ گاہ مکرم مونس چوہدری صاحب ہیں۔خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر) پوڈیم پر تقریر کر رہا ہے۔جبکہ دوسری تصویر سامعین کی ہے۔

اخبار نے لکھا کہ مسلمان بین المذاہب کانفرنس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔اخبار نے اپنے سٹاف رپورٹر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مقررین نے یہ پیغام دیا ہے کہ ہمیں اپنی روحانیت بڑھانی چاہئے اور بین المذاہب تعلقات کو فروغ دینا چاہئے۔احمدیہ مسلم کونشن میں ایک ہزار کے لگ بھگ حاضری تھی۔مقامی لوگوں کے علاوہ حکومتی سطح کے آفیشلز اور عموماً سارے ملک سے ہی لوگ اکٹھے ہوئے تھے۔

تقریر میں امام شمشاد آف مسجد بیت الحمید نے کہا کہ ہم اپنی پوری کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ تمام لوگ ایک دوسرے سے قریب آئیں اور بین المذاہب احترام پیدا ہو۔اس سے بہتر طور پر ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور عالمی سطح پر امن قائم ہوگا۔

اپنے ممبران کو امام شمشاد نے تقریر میں کہا کہ ہمیں عمدہ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے کیونکہ ہم دوسرے مسلمان فرقوں سے الگ ہیں اور ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ہم دہشت گردی اور فساد پر بالکل یقین نہیں رکھتے اور ہم قرآن کی تعلیمات کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

اخبار نے الاسلام ویب سائٹ کا بھی تعارف دیا اور ہیومینیٹی فرسٹ کا بھی۔اخبار نے لکھا کہ چینو کے میئر نے اس موقع پر کونٹی اگیزیکٹو کی طرف سے Plaque بھی جماعت کو دی۔اس موقعہ پر مکرم عاصم انصاری صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم ریاض احمد صاحب، مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب اور مکرم ہارون شکور صاحب نے نظمیں بھی پڑھیں۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 7 جنوری 2006ء کے صفحہ D-6 (بروز ہفتہ) میں ہمارے ویسٹ کوسٹ کے جلسہ سالانہ کی خبر دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ چینو کے امام نے جلسہ سالانہ کا اہتمام کیا جس میں ایک ہزار کے قریب لوگ مختلف مقامات سے شامل ہوئے۔یہ جلسہ 23 تا25 دسمبر 2005ء کو منعقد ہوا۔اس موقعہ پر امام شمشاد نے کہا کہ ہماری ہر ممکن کوشش ہے کہ ہم سب لوگوں کو اکٹھا کریں تا ایک دوسرے کو قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملے۔اس سے ہم عالمی امن قائم کر سکیں گے۔جلسہ کے موقع پر دیگر مقررین نے بھی تقاریر کیں جس میں خصوصیت کے ساتھ مکرم منعم نعیم صاحب ہیں جو امریکہ میں ہیومینیٹی فرسٹ کے چیئرمین ہیں۔انہوں نے اپنی تقریر میں تفصیل کے ساتھ ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ ہونے والی خدمات کو بیان کیا۔

اس موقعہ پر چینو کے چیف پولیس نے امام شمشاد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ہمیں ہر قسم کی مدد اور تعاون کی آفر کی ہے۔اسی طرح چینو کے میئر نے کونٹی کی طرف سے Plaque بھی جماعت احمدیہ کو پیش کی۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی 13 جنوری 2006ء کی اشاعت میں میسن سٹاک سٹل کے حوالہ سے ہماری عیدالاضحیہ کی مختصراً خبر شائع کی ہے۔خبر کا عنوان ہے:

''سینکڑوں لوگوں نے چینو کی مسجد میں عید منائی''

اخبار نے لکھا کہ 600 سے زائد لوگ مسجد بیت الحمید میں عید منانے کے لئے اکٹھے ہوئے جو کہ مسلمانوں کا ایک بہت اہم مذہبی فریضہ ہے۔امام شمشاد نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا جس میں حج کے بارہ میں اور اس موقعہ پر قربانیوں کی اہمیت کو بیان کیا۔امام نے مزید بتایا کہ حج بھی ایک اہم اسلامی رکن ہے اور ہر وہ شخص جس کو موقع ملے حج ضرور کرے۔

الاخبار نے 19 جنوری 2006ء کے صفحہ 16 پر اپنے عربی سیکشن میں ایک تصویر کے ساتھ جماعت کی خبر دی ہے۔تصویر میں مسجد بیت الحمید میں بیٹھے لوگ عید کا خطبہ سن رہے ہیں جبکہ خاکسار خطبہ دے رہا ہے۔

خبر کا عنوان ہے کہ احمدی مسلمان عیدالاضحیہ منانے کے لئے جمع ہوئے ہیں اور امام شمشاد کا چینو مسجد میں خطبہ سن رہے ہیں۔اس پروگرام میں 600 لوگ شریک ہوئے ہیں۔

اخبار نے مزید لکھا کہ امام شمشاد نے اپنے خطبہ عید میں بتایا کہ ہم مسلمان سال میں دو عیدیں مناتے ہیں۔عیدالفطر اللہ تعالیٰ کے شکرانے کے طور پر ہوتی ہے اور عیدالاضحیہ قربانی کی عید کہلاتی ہے۔جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے۔اس موقعہ پر لوگ جانوروں کی قربانی بھی کرتے ہیں جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں بھی خدا کی راہ میں ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

اس موقعہ پر امام شمشاد نے خصوصاً وقت کی قربانی، مال کی قربانی پیش کرنے اور بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 19 جنوری 2006ء میں نصف صفحہ سے زائد پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ 30 ستمبر 2005ء کا خلاصہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

یہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ننسپیٹ ہالینڈ میں ارشاد فرمایا تھا۔اخبار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کے چند اقتباس لکھے ہیں جن میں حضور نے آیت: وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (فصلت:34) کی روشنی میں نصائح فرمائی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تم لوگ جو ایمان لائے ہو اور دین کی کچھ سمجھ بوجھ رکھتے ہو اور یہ دعویٰ کرتے ہو کہ مسلمان ہو گئے ہو۔اگر تم حقیقت میں مسلمان ہو اور نام کے مسلمان نہیں بلکہ کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا جذبہ رکھتے ہوئے اور تم نے اسلام قبول کیا ہے تو یاد رکھو کہ تم پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور ان میں سے ایک ذمہ داری تبلیغ دین بھی ہے۔اور تبلیغ بھی اس وقت فائدہ مند ہوگی اور اسی وقت اس کو پھل لگیں گے جب تمہارے عمل بھی نیک ہوں گے۔

پس ایک احمدی جس نے اس زمانے کے امام اور حکم وعدل کو اس لئے مانا ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے حکموں پر عمل کرے اور اس لئے مانا ہے کہ آج خدا تک پہنچنے کا راستہ حضرت مسیح موعودؑ نے ہی دکھایا ہے تو یہ حکم ماننا پڑے گا کہ آنحضرت ﷺ کا پیغام تمام دنیا کو پہنچانا ہے۔کیونکہ آپؐ کو قرآن کریم میں سراج منیر قرار دیا گیا ہے۔تم دنیا میں جو بات بھی کرتے ہو ان میں سب سے زیادہ پیاری بات یہ ہے کہ دوسروں کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاؤ۔لیکن یہ بات بھی مدنظر رہے کہ تمہاری یہ تبلیغ اسی وقت مؤثر رہے گی جب تمہارے اعمال اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے مطابق ہوں گے۔ہو سکتا ہے کہ تمہاری باتیں سن کر کوئی وقتی طور پر اثر لے لے لیکن اگر تمہارے اندر آ کر تمہارے اعمال دیکھے اور وہ اعمال ایسے نہ ہوں جیسے خدا اور اس کے رسول

کے حکم کے مطابق ہونے چاہئیں تو ہوسکتا ہے اس کو دھکا لگے۔ امام (جماعت احمدیہ) نے کہا کہ اس سفر میں (ہالینڈ میں) اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہاں کے کچھ لوگ شدت پسند بھی ہیں لیکن یہ بہت تھوڑے ہیں۔ یہاں بہت بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو دین سے دلچسپی رکھتی ہے اور اسلام کے بارے میں بھی سننا چاہتی ہے۔ یہاں بہت سی اکثریت شریف النفس لوگوں کی ہے۔ یہاں پر باہر کے ممالک سے بھی لوگ آ کر آباد ہوئے ہیں آپ تبلیغ کا پروگرام بنائیں اور ان میں جا کر تبلیغ کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کے عمل بھی ان کو متاثر کرنے والے ہوں اور انہیں اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچائیں اور مجھے امید ہے کہ یہاں پر ایسے تبلیغ کے مواقع میسر آ سکتے ہیں۔بعض اوقات ہم سمجھتے ہیں کہ کسی وقت بک سٹال لگالیا اور یہی تبلیغ کا ذریعہ ہے۔ یہ بھی ایک ذریعہ ہے تبلیغ کا، لیکن اس کے علاوہ بھی اور بھی بہت سے راستے ہیں، مثلاً دیہاتوں میں رابطے بڑھائیں، پھر عرب وغیرہ جو یہاں مختلف جگہوں سے اور ملکوں سے آ کر آباد ہوئے ان کے پاس جائیں۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جو ہمارے طلباء ہیں وہ سیمینار کریں۔

فرمایا: پھر اپ کے نیک نمونے، آپ کی شرافت، آپ کا اللہ تعالیٰ سے تعلق جب ان لوگوں پر ظاہر ہو گا تو تبلیغ کے زیادہ میدان کھلیں گے۔ جب ایک لگن کے ساتھ اور صبر کے ساتھ تبلیغی رابطہ کریں گے اور لوگوں تک پہنچائیں گے، اپنے عملوں سے ان پر ایک نیک اثر بھی قائم کریں گے اور سب سے بڑھ کر دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ نیک نتائج بھی پیدا فرمائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ ہمارے قافلے کے کئی افراد سے بھی لوگوں نے اسلام کے بارے میں معلومات لی ہیں اور ویب سائٹ کا پوچھا ہے۔فرمایا: ہمارا کام تو اللہ تعالیٰ کی باتوں کو، نیک اور پاکیزہ باتوں کو لوگوں تک پہنچانا ہے اور اپنے آپ کو پاک رکھتے ہوئے اپنے عملوں کے معیاروں کو اونچا کرتے ہوئے، دعاؤں کے ساتھ یہ پیغام پہنچانا ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ برکت ڈالنے والا ہے جو نیک فطرت ہو گا وہ آئے گا۔ ان شاء اللہ۔ ہدایت دنیا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

فرمایا: آج اسلام پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور بدقسمتی سے مسلمان کہلانے والوں کی غلطیوں کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ آج اگر اسلام کی خوبصورت تصویر کو کوئی پیش کرسکتا ہے تو وہ احمدی ہی ہیں۔ آج اگر ہم نے بھی اپنی ذمہ داریوں کو نہ سمجھا اور نہ ادا کیا تو پھر ہم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں میں شمار نہیں ہو سکتے۔

امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق دے۔

اس خطبہ کے خلاصہ کے آخر پر ہماری جماعت کی ویب سائٹ کا حوالہ درج ہے۔ نیز مسجد چینو کا فون نمبر اور خاکسار کے نام کے ساتھ کہ اگر مزید معلومات حاصل کرنی ہوں تو اس نمبر پر کال کر سکتے ہیں۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 20 جنوری 2006ء صفحہ C-34 پر ہماری یہ خبر دی۔

''مسلمان عیدالاضحیہ منا رہے ہیں'' اخبار نے خبر کے ساتھ دو تصاویر بھی دیں ایک تصویر میں بتایا گیا کہ خطبہ عید اور نماز کے بعد لوگ مسجد کے باہر اکٹھے ایک دوسرے کو مل رہے ہیں۔ دوسری تصویر میں خاکسار عید کا خطبہ دے رہا ہے اور سامعین سامنے بیٹھے ہیں۔

خبر میں لکھا ہے کہ حج کا اختتام مکہ میں ہوا ہے۔ اس کی یاد میں مسجد بیت الحمید میں 600 سے زائد لوگ عیدالاضحیہ منانے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔

اخبار نے حج کے بارہ میں اور عیدالاضحیہ کے بارہ میں تفصیل دی ہے اور پھر لکھا ہے کہ امام شمشاد نے اپنے خطبہ عید میں لوگوں کو نصیحت کی کہ وہ حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کا نمونہ سامنے رکھتے ہوئے اپنے بچوں کی تربیت کریں تا وہ خداتعالیٰ کی رضا کو ہر وقت مقدم رکھنے والے ہوں۔ اور اس عید کے موقعہ پر ہمیں زیادہ سے زیادہ محروم اور ضرورتمندوں کا خیال رکھنا چاہئے اور اسلامی تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا چاہئے۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

بقیہ: فرمان خلیفہ ٔ وقت...... از صفحہ 1

میں ردّ و بدل جو سیاسی پارٹی یا حکومتی پارٹی اپنے مفادات کے لئے کر رہی تھی اس کے سلسلہ میں یہی کچھ ہمارے دیکھنے میں آیا۔ پاکستان میں پچھلے دنوں میں بڑا شور مچا رہا اور میڈیا کے ذریعہ سے یہ سب کچھ دنیا کے سامنے آ چکا ہے۔ اس لئے اس بارے میں تو زیادہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہم نے کسی غیر ملکی طاقت سے نہ ہی کبھی یہ کہا ہے کہ ہمیں پاکستانی اسمبلی کے آئین میں ترمیم کروا کر قانون اور آئین کی نظر میں مسلمان بنوایا جائے۔ نہ ہی ہم نے کسی پاکستانی حکومت سے کبھی اس چیز کی بھیک مانگی ہے۔ نہ ہی ہمیں کسی اسمبلی یا حکومت سے مسلمان کہلانے کے لئے کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے، کسی سند کی ضرورت ہے۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں کیونکہ ہم مسلمان ہیں۔ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کہا ہے۔ ہم کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنے والے ہیں۔ ہم تمام ارکان اسلام اور ارکان ایمان پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ ہم اس بات پر علیٰ وجہ البصیرت قائم ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف صاف اور واضح لکھا ہے۔متعدد جگہ اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ جو ختم نبوت کا منکر ہے مَیں اسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ وہ نہ احمدی ہے، نہ مسلمان ہے۔ پس ہمارے خلاف یہ شورش پیدا کی جاتی ہے اور ہم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ نہایت گھٹیا اور گھناؤنا الزام ہے جو ہم پر لگایا جاتا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 اکتوبر 2017)

آج کی دعا

تَوَکَّلْنَا عَلَیْکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ وَاَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ:214روحانی خزائن جلد 5)

ترجمہ: ہم نے تجھ پر توکل کیا اور سوائے تیرے کسی کو کوئی قوت اور طاقت نہیں۔ اور تو بہت بلند اور عظمت والا ہے۔

یہ حضرت مسیحِ موعودؑ کی خدا تعالیٰ پر توکل اور مدد و نصرت کی دعا ہے۔

آپؑ بنی نوع انسان کی ہدایت اور مشرق ومغرب میں قیامِ توحید کی دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اے قادر خدا! اپنے بندوں کے رہنما! جیسا تو نے اس زمانہ کو صنائع جدیدہ کے ظہور و بروز کا زمانہ ٹھہرایا ہے۔ ایسا ہی قرآنِ کریم کے حقائق و معارف ان غافل قوموں پر ظاہر کر اور اب اس زمانہ کو اپنی طرف، اپنی کتاب کی طرف اور اپنی توحید کی طرف کھینچ لے۔ کفر اور شرک بہت بڑھ گیا ہے اور اسلام کم ہوگیا ہے۔ اب اے کریم! مشرق اور مغرب میں توحید کی ایک ہوا چلا اور آسمان پر جذب کا ایک نشان ظاہر کر۔ اے رحیم! تیرے رحم کے ہم سخت محتاج ہیں۔ اے ہادی! تیری ہدایتوں کی ہمیں شدید حاجت ہے۔ مبارک وہ دن جس میں تیرے انوار ظاہر ہوں۔ کیا نیک ہے وہ گھڑی جس میں تیری فتح کا نقارہ بجے۔

تَوَکَّلْنَا عَلَیْکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ وَاَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ:213، 214 حاشیہ در حاشیہ)

مرسلہ: مریم رحمٰن

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

از نذیر احمد مظہر (ڈاکٹر آلٹرنیٹو میڈیسن)، کینیڈا

طیب غذائیں

ہر قسم کے امراض سے محفوظ رہنے کا لازوال اصول

اُمُّ الالسنہ یعنی عربی میں جب کسی سے حال پوچھنا ہو تو کہتے ہیں۔ کَیْفَ حَالُكَ (آپ کا حال کیسا ہے؟) جواب دینے والا عموماً کہتا ہے انا طیب (میں تندرست ہوں) آج کل کس کا حال حقیقی طور پر طیب ہے؟ جو طیب کے معیار پر پورا اترتا ہو پرانے وقتوں میں ہمارے آباؤ اجداد کی غذا طیب یعنی قدرتی اور سادہ تھی تو ان کا حال بھی واقعی طیب ہوتا تھا۔ ہم میں سے بہتوں نے بزرگوں سے سنا ہو گا کہ عمر بھر ان کی کبھی آنکھ نہیں دکھی، بخار نہیں ہوا وغیرہ وغیرہ، مگر آجکل عام بیماریوں کا تو ذکر ہی کیا، شوگر، ہائی بلڈ پریشر اور کینسر جیسے موذی مرض منہ کھولے بیٹھے ہیں اور انسانیت کو ہڑپ کرنے کی تاک میں ہیں آخر ایسا کیوں ہے اور ہر قسم کے امراض سے بچنے کے مؤثر اصول کونسے ہیں؟ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے۔ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُم (سورۃ البقرہ آیت 173 جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے طیبات (پاکیزہ اشیاء) کھاؤ۔

حلال اور طیب کے استعمال سے انسانی جسم دکھوں سے پاک زندگی گزارتا ہے ایسی غذاؤں کا اثر نہ صرف انسان کے جسم بلکہ روح اور اخلاق پر بھی بہت گہرا ہوتا ہے ایسی غذائیں جو اپنی قدرتی حالت میں خوش ذائقہ ہوتی ہیں اور ہمیں کھانے کی طرف رغبت دلاتی ہیں وہی طیب غذائیں ہیں جو زود ہضم اور قوت زیست بخشتی ہیں۔ وہ غذائیں جن کو ہم پکا کر دھواں لگا کر، مصالحہ لگا کر، نمک لگا کر، سرکہ یا آب نمک میں ڈال کر تیار کرتے ہیں کم قابل ہضم اور کم قوت زیست دیتی ہیں۔ طیبات (پاکیزہ اشیاء) میں انسان جوں جوں اپنی مرضی سے تبدیلیاں کرتا چلا جاتا ہے وہ مقام طیب سے اس قدر دور ہٹتی چلی جاتی ہیں اور ان میں افادیت کا پہلو کم اور مضرت کا پہلو زیادہ نمایاں ہوتا چلا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر بِلا چھنے آٹے کی تازہ خشک روٹی یا دلیہ ایک طیب غذا ہے لیکن میدہ سے بنی ہوئی روٹی نسبتاً مقام طیب سے دور! اور اسی نسبت سے تلے ہوئے نان اور سموسے پراٹھے اور بھی زیادہ دور یا بالفاظ دیگر زیادہ ضرر رساں ہوں گے۔ اسی طرح بسکٹ، کیک، ڈبل روٹی اور کریم رول کی ضرر رسانی بھی مقام طیب سے دوری کی نسبت سے ہو گی۔ ایسے ہی تازہ گنے کا استعمال طیب ہو گا جبکہ گڑ، شکر، چینی اور چینی سے بنی ہوئی مٹھائیاں و مشروبات جس قدر مقام طیب سے دور ہوتے جائیں گے اسی قدر صحت کے لئے ضرر رساں ہوتے چلے جائیں گے۔ تازہ پھلوں کا استعمال زیادہ طیب (صحت بخش) ہو گا جبکہ ان کے جوس جو مختلف شکلوں میں نظر آتے ہیں۔ وہ چند فائدوں کے باوجود مضر زیادہ ہوں گے۔ طیب اور غیر طیب غذاؤں میں بظاہر بہت کم فرق لگتا ہے اور بعض اوقات تمیز مشکل ہو جاتی ہے دراصل غیر طیب غذاؤں کا اثر بہت دیر سے ظاہر ہوتا ہے اسی لیے ہم غیر طیب غذاؤں کے استعمال میں ہمیشہ غفلت برتتے ہیں وہ غذائیں جو مقام طیب (حالت تر و تازگی) سے بہت دور ہیں بلکہ باسی ہیں اور آج کل بکثرت مستعمل ہیں اور ان کے نقصانات بھی ان گنت ہیں وہ یہ ہیں۔ ڈبل روٹی، بند، بسکٹ، کیک، گیس ملے اور کھارے مشروبات، کوک، پیک شدہ جوس، پیک شدہ دودھ اور سبزیاں، میدہ کی بنی ہوئی اشیاء، مٹھائیاں وغیرہ۔ واضح رہے کہ صرف سادہ تازہ پانی ہی طیب مشروب ہے۔ ہمارا جسم جو خلیات (Cells) سے مل کر بنا ہے اسے طیب غذا کے علاوہ طیب یعنی پاکیزہ ہوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ غیر طیب ہوا مثلاً تمباکو نوشی کا دھواں کارخانوں کی چمنیوں اور گاڑیوں کا دھواں، زہریلی صنعتی گیسیں، گندے نالوں کے زہریلے بخارات اور گرد و غبار کے دھوئیں سے ہمارے اجسام میں ہر روز زہریلے مادوں کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ غیر طیب غذا اور غیر طیب ہوا سے ہمارے جسم میں غیر طیب خون پیدا ہوتا ہے اور ہمارے جسم کا ہر خلیہ (Cell) غیر طیب ماحول میں رہنے کے سبب کمزور ہو جاتا ہے جس میں بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے۔

اس طرح نظام انہظام میں غیر طیب غذاؤں کے باعث تراوشیں غیر متوازن ہو جاتی ہیں اور نظام ہضم دن بدن بگڑتا چلا جاتا ہے جبکہ ہمیں چنداں اس کا ادراک و احساس نہیں ہوتا۔ اسی طرح وہ ہارمونز جو جسم کے لیے انتہائی مفید کام بجالاتے ہیں غیر طیب غذا اور ہوا کے سبب غیر متوازن ہو جاتے ہیں دراصل جس طرح ہمارا ایک بیرونی ماحول ہے اسی طرح ایک اندرونی ماحول بھی ہے جس میں ہمارے جسم کا ہر خلیہ رہ رہا ہے غیر طیب غذا اور ہوا سے ہمارے جسم کا اندرونی ماحول حالت توازن سے دور ہٹ جاتا ہے اور جسم بے شمار قسم کے پیچیدہ عوارض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کسی کا یہ مقولہ کتنا اچھا ہے کہ ’’غیر طیب غذا سے غیر طیب (یعنی بیمار) خون پیدا ہوتا ہے‘‘۔ جب بیمار خون اعضائے بدن کی آبیاری کرتا ہے تو اس کے نتیجے میں بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ بات اور بھی خطرناک ہے کہ ہم غیر طیبات کے استعمال کے اس قدر عادی ہو چکے ہیں کہ غیر طیب غذائیں ہمیں طیب لگنے لگی ہیں کوئی بھی شخص اپنی صحت کا معیار جانچنے کے لیے یہ دیکھے کہ وہ طیبات کے استعمال سے کس قدر دور ہے آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچے گا کہ جس قدر وہ طیبات سے دور ہو گا اسی قدر حقیقی صحت سے بھی دور ہو گا۔

غیر طیب غذا سے نظام اخراج فضلات بھی بے حد متاثر ہوتا ہے۔ انتڑیاں، گردے، جلد اور پھیپھڑے اپنے افعال کماحقہ ادا نہیں کر سکتے، جس سے انسان کا اندرونی ماحول غیر طیب ہو جاتا ہے۔ تاہم یہ بات بھی ضروری ہے کہ طیبات کے استعمال میں بھی ’’اسراف‘‘ سے بچا جائے۔ غیر طیب غذاؤں کی طرح غیر طیب دواؤں کا اثر بھی انسانی جسم پر انتہائی مہلک ثابت ہو رہا ہے غیر طیب دوائیں بھی وہی ہیں جو اپنی قدرتی حالت تازگی سے ہٹ کر ہیں تازہ ترین طبی تحقیق سے یہی ثابت ہوا ہے کہ بعض ایسی جڑی بوٹیاں جو اپنی اصل حالت میں ہزار ہا سال سے مستعمل تھیں جب انہی کے جواہر (Alkaloids) استعمال کئے گئے تو ان کے جزوی فوائد میں بے حد تیزی آ گئی لیکن نقصانات حد درجہ بڑھ گئے۔ مثلاً پوست اور افیون کے مقابل پر اگر مارفین اور ہیروئین کے نیک و بد اثرات کا موازنہ کریں تو یہی صورت حال کھل کر سامنے آتی ہے۔

انسان کے لئے قدرتی غذا، تازہ ہوا، تازہ پھل و میوہ جات، سبزیاں و غلہ جات، دودھ اور صاف ستھرا پانی طیبات ہیں۔ انسان ان چیزوں میں جوں جوں اپنی مرضی سے تغیّر و تبدّل کرتا جاتا ہے اور تکلف اور تصنع کو جگہ دیتا ہے ان غذاؤں کو اپنی طیب حالت سے دور ہٹاتا جاتا ہے اور اسی نسبت سے ان کی افادیت میں کمی آتی جاتی ہے اور مضرت بڑھتی جاتی ہے۔ سبزیوں کی افادیت میوہ جات اور پھلوں کے برابر ہی ہے۔ مگر ہم جن پیچیدہ عوامل سے گزرتے ہیں ان کی افادیت کو کم کر دیتے ہیں۔ اگر پھل، سبزیاں اور دوسری غذائیں طرح طرح کے رُدو بدل کے بغیر استعمال کئے جائیں تو ہم صحت مند رہ سکتے ہیں۔ طیب غذا ہر شخص کی عمر، جنس، مزاج، طبیعت، پیشہ خطہ ارض، ماحول اور موسم کے لحاظ سے مختلف ہو گی۔ مثلاً ایک نوزائیدہ بچہ کے لیے اس کی ماں کا دودھ ہی سب سے زیادہ طیب ہے۔ بعض لوگوں کو ایک چیز فطری طور پر پسند ہوتی ہے اس صورت میں اس کے لیے وہ چیز طیب نہ رہے گی جو اس کو پسند نہیں۔ ایک مزدور پیشہ آدمی جو سارا دن محنت کرتا ہے ایک پاؤ مکھن بھی اگر کھا لے تو اس کے لئے طیب ہو گا مگر ایک دفتر کے کلرک کے لئے تھوڑا سا مکھن بھی طیب نہ ہو گا۔ سرد علاقوں میں محرک غذائیں طیب کے قریب ہوں گی مگر گرم علاقوں میں طیب کے مقام سے دور۔ اسی طرح ایک ہی علاقے میں سردی اور گرمی کے موسم میں مختلف غذائیں طیب کے مقام کے قریب ہوں گی۔ طیب زندگی گزارنے کے لئے یہ بھی بدرجہ اولیٰ ضروری ہے کہ اس طیب ذات سے زندہ تعلق قائم کیا جائے جسے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں نیز اس کے برگزیدہ آخری و کامل نبی حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ کو مشعل راہ بنایا جائے وگرنہ موجودہ دور کے معاشی، معاشرتی، سماجی، ثقافتی، تہذیبی، تمدنی اور نفسیاتی مسائل ایسے ہیں کہ خدا سے دور ایک انسان جو صبر و قناعت جیسے اخلاق اور اوصاف محمدی ﷺ سے عاری ہے کوئی بعید نہیں کہ انواع و اقسام کے ذہنی و جسمانی عوارض میں مبتلا ہو جائے۔

10فروری2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:36	18:16
مدینہ منورہ	05:40	18:13
قادیان	05:53	18:11
ربوہ	05:32	17:51
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:56	17:10